ولی عہد شہزادہ نائف کی دارِ بقا کی طرف رحلت

پاکستان اور سعودی عرب دونوں میں اگرچہ سمندر حائل ہے لیکن دونوں ممالک کے عوام کے آپس میں جذبہ خیر سگالی میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ ہمیشہ دونوں ملک ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے درد، تکلیف، مصائب وآلام میں قدم سے قدم ملا کر ساتھ دیتے ہیں۔ پاکستان کو بحرانوں سے نکالنے کیلئے سعودی عرب نے ہمیشہ بے لوث خدمت کی۔ آج بھی سعودی عرب میں بیرون دنیا سے آکر کام کرنے والوں میں پاکستانی ہنرمندوں، ڈاکٹرز اور انجینئرز کی تعداد سب سے زیادہ ہے جو روشن سعودیہ کی تعمیر میں اپنا خون پسینہ بہا رہے ہیں۔ سعودی عرب کو تعمیر وترقی اور علم وفن کی معراج تک پہنچانے میں جن شخصیات نے انتھک جدوجہد کی ان میں ولی عہد شہزادہ نائف بن عبدالعزیز کا نام ہمیشہ جلی حروف میں لکھا جائے گا۔ انہوں نے مملکت سعودی عرب کے لیے حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے۔ شہزادہ نائف ۱۹۳۴ء میں پیدا ہوئے، بانی مملکت سعودی عرب کی اولاد میں ان کا ۲۳واں نمبر تھا۔ ان میں قائدانہ صلاحیتیں فطرت نے نوخیز عمر میں ہی بدرجہ اتم بھر دی تھیں۔ جیسے ہی وہ اپنی تعلیم سے فارغ ہوئے تو ۱۹۵۲ء میں صرف اٹھارہ سال کی عمر میں انہیں سعودی عرب کے اہم تجارتی اور بین الاقوامی شہر ریاض کا نائب گورنر مقرر کر دیا گیا۔ پھر ان کی قائدانہ صلاحیتوں سے معمور، تدبیر ودانش سے لبریز شخصیت کے جوہر نمایاں ہوئے تو انہیں ۱۹۵۳ء میں گورنر ریاض کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ ۱۹۷۰ء میں عالم اسلام کے عظیم ہیرو شاہ فیصل شہیدؒ نے شہزادہ نائف کی قابلیت اور ملکی امور میں دلچسپی کو دیکھتے ہوئے انہیں وزیر داخلہ جیسا انتہائی اہم قلمدان سونپ دیا۔ ۱۹۷۵ء میں جب شاہ فیصل شہیدؒ کی شہادت کا عظیم سانحہ پیش آیا اور مملکت کا ہر فرد غم والم کی تصویر بنا تھا تو ایک بار پھر شہزادہ نائف کی صلاحیتوں سے استفادہ کیلئے انہیں وزارت داخلہ کا قلمدان سونپا گیا جو شاہ فہد کے ولی عہد بننے کی وجہ سے خالی ہوا تھا۔ شہزادہ نائف نے سب سے اہم کام یہ کیا کہ دنیا بھر میں پھیلے سعودی سفارت خانوں میں وزارت داخلہ کی نمائندگی کو لازمی بنایا۔ اس طرح یہود ونصاریٰ نے ہر دور میں سعودی عرب کے اسلامی امیج کے خلاف جو سازشیں کیں وہ دم توڑتی رہیں اور سعودی عرب عدم استحکام سے محفوظ ترقی کرتا چلا گیا۔ ۲۰۰۱ء میں جب سعودی عرب اور ایران میں سیاسی کشمکش شدت اختیار کر گئی اور خلیج میں کسی بھی حادثہ کے رونما ہونے کے بادل منڈلانے لگے جس سے یقیناً اسلام دشمن قوتیں بھرپور مفادات سمیٹ سکتی تھیں۔

(جیسے ایران اور عراق کو آپس میں لڑا کر اور پھر عراق کی کویت پر جارحیت کے پس پردہ استعماری قوتوں نے ان گنت فوائد حاصل کیے۔) ان حالات میں شہزادہ نائف، وزیر خارجہ سعود الفیصل کے ساتھ ایک وفد لے کر تہران پہنچ گئے۔ اس سے جہاں خلیج کا ماحول بہتر ہوا وہیں سازشوں کو منہ کی کھانا پڑی۔

شہزادہ نائف نے سعودی خواتین کو شناختی کارڈ جاری کر کے اپنے امیج کو بھی کافی ابھارا، اس سے قبل سعودی خواتین کو انفرادی سطح پر شناختی کارڈ نہیں دیئے جاتے تھے بلکہ وہ اپنے والد یا خاوند کے زیر کفالت رجسٹرڈ ہوتی تھیں۔ امریکہ کے افغانستان پر حملے کے نتیجے میں پاکستان کی طرح سعودی عرب میں بھی نوجوانوں نے تدبیر کی غلطی اور تکفیر کی پرخار راہ اختیار کی تو انہوں نے غیر ملکی افراد کو نشانہ بنا کر اور مملکت میں دھماکوں اور تخریب کاری جیسے مکروہ ہتھکنڈوں سے سعودی عرب کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوشش کی تو شہزادہ نائف نے ان عناصر کو لگام دینے کیلئے سختی سے کچلنے کا فیصلہ کیا جس میں بہت حد تک کامیاب ہوئے۔ نرم مزاج شہزادہ نائف نے اسرائیل اور عالمی استعمار کی طرف سے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی وجہ سے ان زیادتیوں پر شدید احتجاج کیا۔ اسلامی دنیا کے درمیان رشتوں کو مضبوط اور گہرا بنانے کیلئے انہوں نے جو خدمات انجام دیں انہیں ہمیشہ مورخ سنہری حروف سے ذکر کرے گا۔ پاکستان سے ان کی محبت و وارفتگی دیدنی تھی، وہ ہمیشہ پاکستان کے ساتھ مضبوط تعلقات کے خواہاں تھے۔ اس لیے ہر پاکستانی یہ محسوس کرتا ہے کہ ولی عہد کی جدائی کا غم صرف سعودی عرب کا غم نہیں بلکہ پاکستانی قوم کا بھی غم ہے۔ پاکستان میں جب شہزادہ نائف کی وفات کی خبر نشر ہوئی تو پاکستان کا سرکاری وفد ان کی تدفین اور جنازہ میں شرکت کیلئے سعودی عرب پہنچ گیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا نمائندہ وفد جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر مدظلہ العالی کی قیادت میں ان کے جنازہ میں شرکت کیلئے پہنچا۔ اس وفد میں امیر محترم کے ہمراہ، حافظ عبدالکریم صاحب ناظم اعلیٰ، محترم مولانا علی محمد ابوتراب امیر بلوچستان اور محترم مولانا عبدالمالک مجاہد شامل تھے۔

آخر میں دعا ہے کہ رب ذوالجلال مرحوم شہزادہ نائف کی بشری لغزشیں معاف فرما کر انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے اعمال خیر کو ان کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین! (بشکریہ: ہفت روزہ اہل حدیث لاہور)

علامہ زبیر احمد ظہیر (لاہور) کو صدمہ

مورخہ 6 مئی بروز اتوار علامہ زبیر احمد ظہیر کا جواں سالہ بیٹا ابتسام الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم مختلف عوارض میں مبتلا تھا، نماز جنازہ لاہور میں ادا کی گئی جس میں علماء کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جہلم سے رئیس الجامعہ اور صدیق احمد یوسفی شریک جنازہ ہوئے۔